DAR-UL-RAZA

سینتالیسویں قسط

بیاناتِ خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

لیلۃ القدر

شیخِ طریقت، رہبرِ شریعت، مبلغ اسلام

حضرت علامہ مولانا

حافظ محمد ابراہیم خوشتر رحمۃ اللہ علیہ

صدیقی قادری رضوی حامدی

زیرِ سرپرستی

شہزادہ علامہ خوشتر، پیر طریقت حضرت علامہ مولانا محمد مسعود اظہر قادری رضوی

سجادہ نشین خوشتر

زیرِ سایہ

شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خوشتر صدیقی قادری

خلیفہ تاج الشریعہ

باہتمام

مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی

سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

مکتبہ دارالرضا

عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل جھنگ سٹی

TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501

www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب:...........................بیاناتِ خوشتر ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ'' (سینتالیسویں قسط)

اسپیکر:...........................حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم خوشتر قادری ''رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ''

موضوع:...........................لیلۃ القدر

زیرِ سرپرستی:...........................شہزادہ علامہ خوشتر حضرت مولانا محمد مسعود اظہر سجادہ نشین

زیرِ سایہ:...........................شہزادہ علامہ خوشتر حضرت صاحبزادہ الحاج محمد میاں خلیفہ تاج الشریعہ

زیرِ نگرانی:...........................حضرت علامہ مولانا مفتی ابو نعمان عرفان شریف مدنی

باہتمام:...........................مولانا محمد ابراہیم خوشتر میموریل سوسائٹی

سنی رضوی سوسائٹی انٹرنیشنل

تحریر و ترتیب:...........................حافظ محمد اصغر عطاری (شعبہ تحریرات دارالرضا انٹرنیشنل)

صفحات:...........................26

پبلشر:...........................مکتبہ دارالرضا جھنگ سٹی

مکتبہ دارالرضا

عالمی روحانی مرکز دارالرضا انٹرنیشنل

بستی شہنی والی، وارڈ نمبر 7، پرانا چنیوٹ روڈ، جھنگ سٹی

TEL: +92 300 6504263, +44 778 9699501

www.darulraza.net, Email: darulraza@gmail.com

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم o فاعوذ باللّٰه من الشیطن الرجیمo بسم اللّٰه الرحمن الرحیم o

قال اللّٰه تبارك وتعالی فی شانِ حبیبه o ان اللّٰه وملئکته یصلون علی النبی ط یاایهاالذین امنو صلو علیه وسلموا تسلیما o

اللّٰهم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی ال سیدنا ومولانا محمد وبارك وسلم

لیلۃ القدر

بھائیو اور بہنو، عزیزو اور دوستو! اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ رات عطا فرمائی اور اِس سے پہلے بھی راتیں مسلمانوں کو ملیں اور ان شاء اللہ قیامت تک شب قدر کی آمد کا سلسلہ جاری رہے گا۔ سینکڑوں صدیاں اور بہت سی سینچریاں گزر گئیں۔ جو لوگ زمین کے اوپر تھے وہ لوگ زمین کے نیچے چلے گئے۔ لوگوں کی بلڈنگیں، مکانات تباہ ہو گئے برباد ہو گئے، پرانے ہو گئے، گر گئے۔ زمانے میں بہت سی تبدیلیاں ہوئیں۔ لوگوں کے خیالات بدلتے رہے، لوگوں کا ذہن اسی چلتا بدلتا رہتا ہے جس طرح مشین چلتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اِس انسان کو بہت سی خوبیاں عطا فرمائی ہیں اِس میں کوئی شک نہیں یہ جب آگے بڑھتا ہے تو اِس تیزی سے آگے بڑھتا ہے کہ فرشتے بھی اِس سے پیچھے رہ جاتے ہیں۔ اور جب یہ پیچھے جاتا ہے تو اتنا پیچھے جاتا ہے کہ شیطان بھی اِس سے پناہ مانگتا ہے۔ اِس انسان کی دو سائیڈ ہیں، ایک سائیڈ اتنی اونچی ہے کہ بہت

اونچی، اور اِس کی جو دوسری سائیڈ ہے وہ میرے دوستو بہت نیچے ہے۔

ثم رددنه اسفل سافلین

بالکل نیچے چلا جاتا ہے۔ شبِ قدر، لیلۃ القدر، لیلۃ البراءت اور اِس کے علاوہ لیلۃ المعراج اور اِس کے علاوہ جتنی بھی راتیں ہیں آپ سب شمار کرلیں۔ یہ سب کچھ میرے دوستو اُس کے لئے ہے جو یہ سمجھتا ہے اور اِس حقیقت کو سمجھتا ہے کہ یہ جو دنیا کی حقیقت ہے، دنیا کی چہل پہل ہے یہ چند روزہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں فائدہ اُٹھانے کے لئے یہ موقع اور یہ چانس جس کو آپ گولڈن چانس کہتے ہیں اِس گولڈن چانس پر جو لوگ یقین رکھتے ہیں تو اُن کے لئے تو ہر رات شبِ قدر ہے۔ اور ہر دن اُن کے لئے الحمدللہ مبارک دن ہے۔ یہ میرے دوستو قدر والوں کی بات ہے۔

اب اِن راتوں سے ہمیں کیا فائدہ اٹھانا چاہئے اور کیا فائدہ اُٹھایا جاسکتا ہے تو اُس کے لئے میرے بزرگو، عزیزو اور دوستو ہر آدمی اپنے اعمال، اپنا ریکارڈ اپنے سامنے لائے، غور کرے، دیکھے، سوچے، سمجھے کہ اِس میں کون کون سے کالم اچھے ہیں۔ اور کون کون سے کالم برے ہیں اور کون کون سا چیپٹر برا ہے۔ یہ ہر آدمی اپنے اچھی طرح دیکھ سکتا ہے۔

بہت ہی مشہور بات ہے شیطان کو رمضان کے مہینے میں بند کردیا جاتا ہے۔ بڑی مشہور بات ہے۔ سب ہی جانتے ہیں لیکن جو شیطانی کام کرنے والے ہیں میرے دوستو وہ اِس مہینے میں بھی باز نہیں آتے۔ اب پوچھے کہ شیطان کو تو بند کردیا تو یہ کام کون کروارہا ہے؟ معلوم یہ ہوا کہ ایک تو شیطان تو وہ ہے کہ جس کو ہم شیطان کے

نام یاد کرتے ہیں اور ایک شیطان وہ ہے جو اندرونی طاقت رکھتا ہے جس کو ہم نفس امارہ کے نام یاد کرتے ہیں۔ یہ جو شیطان ہمارے اندر ہے یہ تو میرے دوستو چاہے تو شبِ قدر ہو، چاہے لیلۃ البراءت ہو، چاہے تو لیلۃ المعراج ہو یہ ہمارے دلوں کے اوپر مسلط رہتا ہے۔اور جب تک میرے دوستو یہ کنٹرول میں نہ آئے اُس وقت تک سچا مسلمان تو بننا بڑا مشکل ہے سچا انسان بھی بننا بڑا مشکل ہے۔سچا انسان اور سچا آدمی بھی بندہ نہیں بن سکتا۔

اے کالی کالی کملی والے آقا ﷺ، اے آمنہ کے لال ﷺ! یہ آپ کا احسان ہے کہ یہ آپ کا آدمی جو چلتا پھرتا نظر آتا ہے اُس کی پکچر نظر آتی ہے۔آپ نے ساڑھے تین ہاتھ کے آدمی کو صحیح معنوں میں آدمی بننا بتا دیا اور سکھا دیا۔ورنہ آپ ساڑھے تین لاکھ پکچر لگا دیں اور پکچر تو پکچر ہی ہے تو اُس کو دیکھنے کے بعد کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ آدمی ہے یا یہ کوئی کام کرتا ہے؟ یا یہ چلتا ہے یا پھرتا ہے یا بولتا ہے؟ وہ تو پکچر ہے۔میرے دوستو اسی طرح سے ہم لوگ بھی دنیا میں چلتے پھرتے نظر آتے ہیں۔ خالی دنیا میں چلنا پھرنا، کھانا پینا یہ تو کوئی خاص بات نہیں یہ تو ہر کوئی کرتا ہے۔کھانے پینے کا پروگرام، کھانے پینے کا مشغلہ یہ تو سب کچھ ہے۔اِسلام نے انسان کو جو خاص بات عطا فرمائی وہ یہ کہ انسان کو انسانیت کے جامے میں ایسی فضیلت عطا فرمائی کہ یہ انسان انسان رہتے ہوئے اِس نے خدا کو جانا پھر اِس نے اپنے رسول کا جانا اور اِس نے اپنی زندگی کے منشاء کو سمجھ لیا کہ یہ کیا چیز دنیا ہے اور دنیا میں ہم کیوں آئے اور ہمیں کیا کرنا ہے۔

آپ سوچیۓ کہ جو آدمی دکان میں جا کر بیٹھے گا اور اُس بیچارے کو یہ معلوم نہیں کہ دکان کا بیلنس کیا ہے، دکان میں کتنی پونجی ہے، دکان میں کتنا سرمایہ لگا ہے، کتنا مال ہے، کیا بیچا گیا، کیا کمانا ہے تو جس کو اپنی دکان کا پتہ نہیں تو وہ کیا خاک دوکانداری کرے گا۔ دکان میں پہلا قدم رکھنے سے پہلے ضروری ہے کہ اُس کو تجربہ ہو، دکان کے تمام معاملات اُس کے سامنے ہوں، اُس سے پہلے میرے دوستو وہ دکان میں کوئی ترقی نہیں کرسکتا۔

اسی طرح دنیا میں قدم رکھنا اتنا آسان نہیں ہے، اسی لئے بعض صوفیائے کاملین کا ارشاد ہے کہ جنت میں جانیوالے سے پوچھا جائے گا کہ بھائی اب تم جنت میں آگئے ہو بتاؤ سب کیا تمنا ہے؟ تو وہ عرض کرے گا کہ الہ العالمین میری تمنا یہ ہے کہ تو ہمیں ختم کر دے۔ ایسی فناء ایسا تو ہمیں ختم کر دے کہ پھر ہمارا وجود نہ ہو۔ بات یہ ہے، بزرگوں نے یہی وجہ ہے کہ ارشاد فرمایا کہ '' کاش میں پتہ ہوتا، اے کاش کہ میں جنگل کے درخت کا پتہ ہوتا کہ بکریاں مجھے چبا کر کھا لیتیں۔'' کیوں کہ یہی تو مصیبت ہے کہ ایک آدمی پیدا ہوا تو کوئی بات نہیں بات ختم ہوگئی لیکن پیدا ہونے کے بعد میرے دوستو کیسی کیسی زندگی گزرتی ہے، کیسے کیسے قبر کی تاریکی سامنے آتی ہے۔ قبر کا وہ گہرا سین جیسے جیسے انسان کے سامنے آتا ہے ویسے ویسے انسان کو اپنی حقیقت کا علم ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہ تمام چیزیں جو ہیں، تمام پریشانیاں جو ہیں یہ تو ہونے کے ہی ہیں۔

بزرگو، عزیزو، دوستو! خدا کا میں شکر ادا کرتا ہوں کہ مورشس میں میرا یہ

آٹھواں رمضان ہے۔آٹھ رمضان مجھے اللہ تعالیٰ نے یہاں عطا فرمائے۔اللہ کے فضل وکرم سے ایک دو تقریریں نہیں ہزاروں تقریریں تھیں تینتیس، تینتیس اور چونتین ہزار کا مجمع میں نے یہاں دیکھا۔میں مورسش کے ہر اسٹیج، ہر پیریڈ اور ہر سیزن سے میں گزر چکا ہوں۔میرے لئے مورسش ایک آئینے کی طرح ہے جس سے میں ہر آدمی کی پکچر کو اچھی طرح دیکھ سکتا ہوں۔اللہ اور اُس کے رسول کے فضل وکرم سے کوئی آدمی مجھے دھوکہ نہیں دے سکتا۔ میں جانتا ہوں کہ کون آدمی کیسا ہے اور کس آدمی کی کیا حیثیت ہے۔وعظ اور تقریر سے پوچھو اب وقت آگیا ہے کہ آدمی کو بولنا نہیں چاہئے بلکہ بہتر یہ ہے کہ آدمی چپ رہے، اپنی عبادت کرے اور اللہ اللہ کرے۔کیونکہ یہ جو بولنے کا معاملہ ہے اِس میں باتیں میرے دوستو بہت ہو جاتی ہیں لیکن ہر قوم کا مزاج ہی کچھ ایسا ہے اور یہ آج کی بات نہیں ہے بلکہ یہ شروع سے ہی ایسا ہے اور بہت کچھ سنتے ہیں۔اور سننے کے بعد جب عمل کا مرحلہ آتا ہے تو میرے دوستو زیرو کے سوا کچھ نہیں رہتا۔ بھائی روزہ تو اُس کا کہ جنہوں نے روزہ رکھ کر عبادت میں راتیں گزار لیں ۔رمضان اُس کا کہ جنہوں نے اِس طرح سے روزہ رکھا کہ آنکھ سے لے کر پاؤں تک ہر ہر عضو اُس کا روزے دار رہا۔رمضان اُس کا کہ جس کے منہ سے سبحان اللہ اور الحمد للہ کے علاوہ کچھ نہ نکلا۔رمضان اُس کا جس نے کبھی جھوٹ نہیں بولا، جس نے کبھی غیبت نہیں کی، جس نے شریعت کے خلاف کام نہ کئے۔

میرے دوستو! ڈرنے والوں کا رمضان، رونے والوں کا رمضان، اپنے نامہ اعمال کو چیک کرنے والوں کا رمضان، اپنے گناہوں کو دیکھنے والوں کا رمضان،

رمضان اُس کا یہ مبارک کے مستحق ہیں اور اُن کا رمضان ہے اور واقعہ یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو رمضان کے جانے کا بہت دکھ ہے۔ باقی تو کھانے پینے والے لوگ ہیں میرے دوستو ایسوں کیلئے تو رمضان، عید اور بکر عید تو برابر ہیں۔ وہ تو آتا ہی رہتا ہے رمضان بھی آتا ہے، بکر عید بھی آتی ہے۔

میرے دوستو! آج کی مجلس میں میں زیادہ لمبی تقریر نہیں کروں گا کیوں کہ جتنے آپ تھکے ہوئے ہیں آپ سے زیادہ میں تھکا ہوا ہوں۔ رمضان کا چاند جب نظر آتا ہے تو ہماری کمر تو ہر وقت کسی رہتی ہے، جسے کہتے ہیں کہ ہم تو ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ ہمارے لئے تو چھٹی ہے نہیں کیونکہ ہم تو چوبیس گھنٹے کو نوکر ہیں۔ اور یہ جو وعظ ہم کرتے ہیں یہ کس لئے کہ الہ العالمین تو جانتا ہے کہ یہ تیرے دین کی عظمت کے لئے ہے، کسی کا کوئی احسان نہیں، کسی پر کوئی احسان نہیں، یہ ہم اپنے لئے کرتے ہیں۔ لیکن یہاں پر میرے دوستو ہم آپ سے زیادہ تھکے ہوئے ہیں، لیکن تھکن بہر حال ایک مقام کے اوپر ہے اور جو ڈیوٹی ہے ہماری وہ ایک مقام کے اوپر ہے۔

بھائیو! میں ایک اور موضوع کو ٹچ کرتا ہوں مجھے ایسا لگتا ہے کہ یہ موضوع میں بہت مرتبہ کہہ چکا ہوں، میری نظر میں کوئی ایسا موضوع آتا ہے جو آٹھ سال میں نے اُس میں تبادلہ خیال نہ کیا ہو جتنے موضوع ہیں سب بیان کر دیئے۔

دیکھیں کہ آپ پر کسی کا قرض ہو، آپ نے کسی سے ایک ہزار روپے لئے ہوں کہ آپ مجھے ایک ہزار روپے قرض دے دیں تو کیا آپ دوبارہ اُس کے پاس جائیں گے قرض مانگنے کے لئے کہ صاحب اور ہمیں دے دیجئے؟ وہ بولے گا کہ بھائی

پہلے ایک ہزار روپے لاؤ تو پھر اور تمہیں دیئے جائیں گے۔ عقلمند وہ ہے کہ پہلے قرض ادا کرے اور پھر آگے نئی خرید وفروخت کرے۔ یہ انسان بیچارہ پہلے ہی کمزور ہے، اس کی کیا حیثیت ہے کہ وہ کسی سے اور قرض مانگے۔ لیکن اِس دنیا میں آنے کے بعد جب یہ ماں کی گود میں تھا تو یہ بڑا اچھا تھا، چھوٹا سا آدمی بڑا خوبصورت سا نہ کسی جھگڑا کرے نہ کسی کو گالی دے، یہ جیسے جیسے بڑھتا گیا میرے دوستو اِس کے پر نکلتے گئے۔ یہاں تک کہ جب یہ بڑا ہو گیا تو چاہیئے کہ اسے نیکی کرنی کرے لیکن نیکی کی بجائے اِس سے گناہ ہونے لگے۔ نتیجہ یہ نکلا میرے دوستو کہ یہ قوم کے ہر قسم کے چکروں میں مشغول ہو گیا۔ اِدھر مسلمان بالغ ہوا، مسلمان سمجھدار ہوا، مسلمان صاف لفظوں میں کہ بالغ ہوا جوان ہوا تو شریعت کی رو اور ریگولیشن نے اِس کے آکر ہاتھ پکڑ لئے۔ بیٹے اب تک تم ماں کی گود میں آرام کرتے تھے، دودھ پیتے تھے، باپ تمہیں پیار کرتا تھا، دادا کہتا تھا کہ میرا یہ بیٹا ابھی تو چھوٹا ہے، یہ تو بچہ ہے۔ اور اب تم بڑے ہو گئے ہو آؤ میدان میں اب تم بالغ ہو گئے، نماز نے ہاتھ پکڑا اور کہا دیکھو کہ اب پانچ وقت کی نماز پڑھنی ہے۔ جب کچھ پیسے ہو گئے، قدرت نے جب پیسوں سے جیب کو بھرا تو زکوٰۃ نے میرے دوستو بڑی بڑی بیڑیاں لے کر آگئی کہ اب زکوٰۃ بھی دینی ہے۔ رمضان کا مہینہ جب آیا تو اُس نے کہا کہ روزہ بھی رکھنا ہے۔ اور اگر پیسہ ہوا تو حج نے کہا کہ تمہیں حج بھی کرنا ہے۔ یہ جو چار قدرت کی طرف سے آرڈیننس ہیں ان چاروں نے ہمیں آکر کے پکڑ لیا ہے۔ پہلا ٹائم جس وقت آدمی بالغ ہوتا ہے، جس وقت آدمی جوان ہوتا ہے اُس وقت سے یہ چاروں آرڈیننس آدمی کے ساتھ ہو گئے۔ اب اُس

آدمی نے اپنا کام شروع کردیا اور اُس کے نامہ اعمال میں لکھا جانے لگا کہ یہ آدمی کیا کام کررہا ہے۔

دوستو! اِسلام کی بات آپ ذرا دیکھیں اور سوچیں کہ اِس قرآن میں ہمارے سامنے جو ہمارا فارمولا پیش کیا، اُس کا کہنا یہ ہے کہ

اقرأ باسم ربك الذى خلق

یہ قرآن عظیم کی پہلی آیت ہے جو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی۔ اِسلام کی ابتداء جو قرآن عظیم کی شکل میں ہوئی کہ اُس میں سب سے پہلے خدا کا نام لینا بتایا گیا اور سکھایا گیا کہ خدا کا نام لو۔ یعنی بتادیا گیا کہ اِسلام کی ابتداء بھی خدا کے نام پر ہے اور انتہا بھی خدا کے نام پر ہی ہونی چاہئے۔ تو اب یہ جو بیچ کا پیریڈ ہے اِس میں آپ دیکھ لیجئے کہ اِس میں آپ نے کیا کرنا ہے۔ جب ابتداء بھی خدا کے نام پر ہو اور انتہاء بھی خدا کے نام پر تو اب ایسی صورت میں مسلمانوں پر یہ ضروری ہے کہ یہ جو درمیانی پیریڈ ہے یہ بھی خدا کے نام پر گزرے۔ اگر ایسا نہ ہوا تو اِس کا مطلب ہے کہ آدمی اپنے مقصدِ زندگی سے بیگانہ ہوگیا اور بے خبر ہوگیا۔

دوستو! اِس دنیا میں آنے کے بعد ایک تو زندگی ہوتی ہے دنیا والوں کی زندگی جو دنیا والوں نے اُس کو بنایا ہے، دنیا والوں نے اُسے ڈیکوریٹ کیا ہے اسے سجایا ہے اور ایک وہ زندگی ہے جس کو قرآنی زندگی کہتے ہیں۔ اِسلام نے جو ہمارے سامنے فارمولا پیش کیا وہ قرآنی زندگی کا فارمولا تھا اور قرآنی زندگی ہمارے سامنے ہے اور شیطانی زندگی، نفسانی زندگی اور دنیا کی زندگی وہ بھی ہمارے سامنے ہے۔ اب سلیکشن

پا اور ہمیں اللہ تعالیٰ نے دے رکھا ہے اب یہ ہماری مرضی ہے کہ ہم کون سی زندگی اختیار کرتے ہیں؟ یا شیطانی زندگی یا پھر قرآنی زندگی ہمیں اختیار کرنی چاہئے۔ میرے دوستو اِس کا خود کر لیجئے۔ آپ نے کبھی غور کیا مسلمانوں کے گھروں میں جو بطے کی پیدائش ہوتی ہے، اِدھر بچہ پیدا ہوا اور اُدھر میاں جی کو بلا لیا گیا کہ بھائی اِس کے کان میں اذان دے دو۔ اور آج کل تو میرے دوستو یہ پروگرام بھی کہیں ہوتا ہے اور کہیں نہیں ہوتا، یہ بھی آہستہ آہستہ لوگ ختم کرتے چلے جا رہے ہیں۔

میرے دوستو! یہ لیلۃ القدر کی رات ہے، قدر کی رات ہے، قرآن کی سالگرہ ہے، قرآن کا نزول ہوا، مسلمانوں نے سب کچھ حاصل کیا۔ علم اِس کو ملا، سائنس اِس کو ملی، دولت اِس کو ملی، دنیا اِس کو ملی لیکن میرے دوستو ہمیں کہنے دیجئے کہ کچھ ملنے کے بعد بھی قرآن جو ہمارے گھر میں تھا ہم نے اُس کو چھوڑ دیا۔ ہم اپنی زندگی کو قرآنی زندگی نہ بنا سکے، اُس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے ہاتھوں میں کچھ نہ رہا۔

قرآن ایک مکمل اور پریکٹیکل قانون بن کر ہمارے سامنے آیا اور یہی قرآن ہے کہ جس نے عرب کو عجم سے ملا دیا، رئیس کو غریب سے ملا دیا، غریب کو امیر کے برابر کر دیا، کالے کو گورے کے پاس اِس نے لا کر بٹھا دیا۔ اور حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو فارس کے رہنے والے تھے مدینہ طینہ میں اُن کو مقام ملا، حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حبشہ کے رہنے والے تھے عرب کے بڑے بڑے سردار اور رئیس نیچے رہ گئے اور حجرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوپر منارے پر چڑھ کر کے اور خدا کے نام کا آپ نے اعلان فرمایا۔ یہ اِسلام کی طاقت تھی کہ اِس نے پوری دنیا کو ایک گھر لا کر جمع

کردیا۔آج ہماری جو پریشانیاں ہیں جو دقتیں ہیں اُس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن یہاں (دل و دماغ) سے بڑی تیزی سے نکلتا چلا جارہا ہے۔ہم قرآن سے الگ ہوتے چلے جارہے ہیں۔ہمارے یہاں گیارہویں آج سے بیس بال اور پچیس سال اور تیس سال پہلے کی بات میں بتارہا ہوں۔اِس سے پہلے کی بات میں نہیں جانتا وہ زمانہ تو بہت ہی اچھا تھا،لیکن یہ واقعہ ہے کہ مسلمان کے گھر میں جو بچہ پیدا ہوتا تھا تو بچہ پیدا ہوتے ہی مسلمان والدین کے دل و دماغ میں وہی قرآنی ایجوکیشن،اور وہی قرآنی نظام اور وہی قرآنی ایڈمنسٹریشن اُن کے دل و دماغ میں گھومتا تھا،بڑا بچہ بڑا ہوا اُس کو قرآن پڑھایا، قرآن سکھایا،اِسلام کی تعلیم دلائی،اُس کا نتیجہ یہ ہوتا تھا میرے دوستو کہ بچہ جب اپنی ابتدائی عمر میں اور ابتدائی ایجوکیشن میں جب اِس کو دینی تعلیم اچھی ملتی تھی اور قرآنی تعلیم اِس کو مل جاتی تھی تو باہر جانے کے بعد چاہے وہ اسکول میں چلا جائے،چاہے وہ کالج میں چلا جائے،چاہے وہ یونیورسٹی میں چلا جائے ہر جگہ اُس پر قرآنی حکومت ہوتی تھی اور بچپن کی تعلیم کا اُس کے دل و دماغ پر اثر ہوا کرتا تھا۔لیکن میرے عزیزو اور دوستو ہمارے یہ سلسلہ بھی آہستہ آہستہ ختم ہوتا چلا جارہا ہے۔قرآنی تعلیم اور مذہبی تعلیم آہستہ آہستہ ختم ہوتی جارہی ہے۔اور اگر ہے بھی تو برائے نام ہے،خوب یاد رکھئے قوم اس طرح دنیا میں زندہ نہیں رہتی کہ اُس کی تعداد بہت زیادہ ہے،تعداد سے قوم زندہ نہیں رہتی،نمبر سے قوم زندہ نہیں رہتی،قوم اپنے عقیدے اور کلچر سے زندہ رہا کرتی ہے۔یادرکھئے کہ اگر آپ کا کلچر ختم ہوگیا آپ کا عقیدہ ختم ہوگیا تو آپ زندہ نہیں رہ سکتے۔اِسلام ہمیں بہت دنوں سے یہ بات سکھاتا چلا آرہا ہے۔اور اب تو

تجربہ بھی ہوگیا اور زمانے نے یہ بتادیا کہ دنیا میں وہی قوم زندہ رہ سکتی ہے کہ جس قوم نے قرآن کو اپنالیا۔

قرآنی زندگی کے بغیر اِسلامی زندگی اور قرآنی زندگی میں زندہ رہ نہیں سکتے۔

دوستو! اپنے گھر کو دیکھو، اپنے گھر کی زندگی کو قرآنی زندگی بناؤ اگر ہم خود قرآن میں رنگ گئے تو پھر ہم دوسروں کی زندگی کے لئے اچھا نمونہ بن سکتے ہیں۔ ہمارے تمام اختلافات، ہماری تمام پریشانیاں، ہماری دقتیں اسی لئے ہیں کہ ہم نے قرآن کو چھوڑا، حدیث کو چھوڑا، اگر قرآن اور حدیث اور ائمہ دین کی باتوں پر ہمیں اعتماد ہوتا تو آج میرے دوستو ہم سب ایک پلیٹ فارم پر ایک ہوتے اور متحد ہوتے۔ میں یہ عرض کررہا تھا کہ قرآن نے ہمیں ایک خدا کا نام لینا، خدا کی عبادت کرنی یہ قرآن نے ہمیں بتایا، اور آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ مسلمان پر پانچوں وقت نماز پڑھنا فرض ہے، زکوٰۃ دینی یہ بھی فرض ہے، رمضان میں روزے رکھنا بھی فرض ہے اور اگر اللہ توفیق دے تو حج کرنا بھی فرض ہے۔ اب عرض یہ کرنا چاہتا ہوں میرے دوستو کہ ان فرائض اگر کسی نے نماز مکمل نہیں پڑھی تو اب یہ اُس کو دیکھنا چاہئے کہ کیا کرنا ہے اُس کو۔ کسی نے روزے مکمل نہیں رکھے، کسی نے زکوٰہ مکمل نہیں دی تو ان تمام چیزوں کا مطلب یہ ہے کہ اُس کی زندگی نامکمل ہے۔ وہ سچا اور پکا اور کامل مسلمان ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ اور لیلۃ القدر نے اِسلام کو کامل کیا، قرآن کو کامل کیا، اِس رات میں قرآن مکمل ہوا، اِسلام مکمل ہوا اِس لئے کہ تاکہ وہ اپنے ماننے والوں کو بھی مکمل کردے۔

دوستو! قرآن ہمارا مکمل، اسلام مکمل اور ہمارا دین مکمل اور ہم نامکمل۔ کیا بات

ہے؟ آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ اسکول اور کالج میں ٹیکسٹ بک جو ہوتی ہے کتنی اچھی کتاب کیوں نہ ہو ایجوکیشن کے لئے کتنا ہی اچھا نظام کیوں نہ بنا دیا جائے لیکن میرے دوستو کتابوں کا نام لکھ دینے سے اور اُس کو ٹیکسٹ بک کی حیثیت سے چھاپ دینے سے میرے دوستو نظام نہیں بدلا جا سکتا۔ اس سے کامیابی ممکن نہیں ہے جب تک اسٹوڈنٹس اس کتاب کو پڑھیں نہیں، اُس پر عمل نہ کریں، اُس پر کوشش نہ کریں، محنت نہ کریں۔ کہ یہ ٹھیک ہے کہ اسے پڑھا اور ایک مکمل کتاب کی حیثیت سے ہمارے پاس موجود ہے۔ ہمارا دین ایک مکمل نظام کی حیثیت سے موجود ہے لیکن جب تک ہم اِس پر عمل نہیں کریں گے، جب تک اِس کو پڑھیں گے نہیں تو آپ بتایئے کہ اُس کا پھر کیا نتیجہ نہیں نکل سکتا؟ آپ کے یہاں ٹیلیگرام آئے، آپ کے چچا یا ماموں کا ٹیلیگرام آئے اور اُس میں یہ لکھا ہوا ہو کہ وہ فلاں تاریخ کو ماریشس پہنچ رہا ہے تو اس کا کیا مطلب ہے؟ اس کا یہی مطلب ہے کہ آؤ اور تم ہمیں ویلکم کرو، ہم فلاں تاریخ کو فلاں وقت میں آرہے ہیں تم ایئرپورٹ آؤ اور آکر ہمارا استقبال کرو، ہمیں خوش آمدید کرو، ٹیلیگرام کا یہی مطلب ہوتا ہے۔ آپ سوچئے کہ آپ اُس ٹیلیگرام کو لے کو جیب میں رکھ لیں اور صبح سے شام تک آپ اُس کو یوں ہی پڑھتے رہیں لیکن آپ ان کیلئے نہ کوئی تیاری کریں نہ کوئی اُن کو لینے کے لئے ایئرپورٹ جائے تو پھر بتایئے کہ ٹیلیگرام کا کیا فائدہ ہوا؟

میرے دوستو! یہ جو قرآن اللہ کی طرف سے ٹیلیگرام ہے جو جبرائیل امین کے ذریعے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ملا اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نے یہ خدائی ٹیلیگرام اللہ کے بندوں تک پہنچا دیا۔اب اِس کے اندر لکھا ہوا کہ نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو، آپس میں مسلمان بھائی بھائی ہیں، ایک دوسرے کی غیبت مت کرو، جھوٹ مت بولو ہر قسم کے چپٹر اور جتنے آرڈیننس ہیں سب اِس کے اندر لکھے ہوئے ہیں۔لیکن میرے دوستو ذرا کوئی اِن لوگوں سے پوچھے ہمارا حال تو یہ ہے کہ بادشاہوں کی اسٹوریوں کے ہم پانچ پانچ چھ چھ صفحے یاد کرلیا کرتے ہیں۔لیکن قرآن، قرآن کے احکام ہمیں یاد نہیں ۔اللہ اکبر یہ تو اللہ کا فضل ہے اور اُس کے پیارے حبیب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا کرم ہے کہ ہمارے یہاں چھوٹے چھوٹے بچے حافظ ہو جاتے ہیں اور حافظ ہونے کے بعد آہستہ آہستہ قرآن کی حفاظت کا سامان ہو جاتا ہے۔لیکن میرے دوستو اِس کے ساتھ ساتھ اِس پر بھی توجہ کرنی ہے کہ قرآن نے جو کچھ فرمایا اُس پر عمل بھی تو کرنا چاہیے۔سنئے کہ ہندوستان کی سرزمین میں جو خانقاہی نظام ہے اور خانقاہوں سے جو کچھ دین آپ کو ملا اُس میں جو چیز آ کر میں ملی ہے اور جس چیز کو آ کر میں بزرگوں نے پیش کیا اُس میں بھی میرے دوستو یہی قرآن ہے۔

آپ اندازہ کیجیے، یہ تو آپ لوگوں نے پڑھا ہوگا کہ خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یہ سلسلہ چشتیہ کے ہندوستان میں بانی ہیں جب آپ اپنے گھر سے نکلے تو آپ نے سمرقند و بخارا میں سب سے پہلے قرآن ہی حفظ کیا۔اور حافظ قرآن اور عالم باعمل ہو کر پھر ہی میدان طریقت میں آپ آئے۔آپ کے مشہور خلیفہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُن کا حال یہ ہے کہ پوری زندگی ریاضت میں گزارنے کے بعد، ہر قسم کی ریاضت اور محنتِ شاقہ کو کر لینے کے بعد آپ آخری اسٹیج پر تمنا کیا

ہوتی ہے، میرے دوستو آخرا سٹیج پر تمنا یہ ہوتی ہے کہ وہ قرآن کو یاد کرے۔ چنانچہ آخر عمر میں قرآن کو یاد کیا، اور صرف یاد نہیں کیا بلکہ اُس قرآن کو یاد کرنے کے بعد کاغذ میں اور کتابوں میں اُس کو لکھنا شروع کر دیا۔ قرآن کو یاد بھی کیا، اور یاد کرنے کے بعد دل کی تختی ہر اُس کو لکھنا بھی شروع کر دیا۔ قرآن کو یاد بھی کیا جا رہا ہے، قرآن کو لکھا بھی جا رہا ہے۔ تو تمام پروگرام میرے دوستو اسی لئے تو تھے کہ تمام دنیا کو بتا دیا جائے کہ ایمانی زندگی اور قرآنی زندگی کی جو ابتداء ہوتی ہے وہ بھی قرآن سے ہوتی ہے اور انتہاء ہوتی ہے تو وہ بھی قرآن سے ہوتی ہے۔ کیا وہ آپ سین بھول گئے، کیا وہ سین آپ کو یاد نہیں کہ جب مرنے والا جب دنیا سے جاتا ہے تو وہ کون سی چیز کام آتی ہے؟ وہ کون سانسخہ ہوتا ہے جو کہ استعمال کیا جاتا ہے۔ میرے دوستو انسانی مینٹل پاور جب بے کار ہو جاتا ہے جب ہماری سائنس بے کار ہو جاتی ہے، جب ہمارا ایجوکیشن سسٹم فیل ہو جاتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ لاؤ اب قرآن کو لاؤ۔ اب ذرا سوچئے دولت میرے دوستو ختم ہو جاتی ہے، ایجوکیشن پاور جب ختم ہو جاتا ہے، جب سب طرف سے ناامید ہو جاتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ لاؤ اب قرآن کو لاؤ۔ اُس وقت بھی یہ قرآن ہی کام آتا ہے آخری اسٹیج میں۔ یہی قرآن انسانی زندگی کے اندر حرارت پیدا کرتا ہے، یہی قرآن دنیا سے جاتے ہوئے تسکین دیتا ہے۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ مسلمانوں کے ہاں یہ قرآن اِس طرح سے رچا ہوا اور بسا ہوا ہے۔ کتنا اچھا زمانہ تھا کہ ہماری دکانوں سے بھی قرآن کی آواز سنائی دیتی تھی، ہمارے مکانوں میں بھی قرآن عظیم کی تلاوت ہوتی تھی۔ لیکن یہ دکانوں سے بھی رخصت ہو گیا اور میرے دوستو اب مکانوں سے بھی

رخصت ہو گیا۔ مکان میں قرآن کی بجائے کسی اور نے جگہ لے لی، قرآن کی بجائے کسی اور کی آواز آتی ہے مکانوں سے اور دکانوں سے تو پہلے ہی فرصت نہیں۔ اللہ اکبر قرآن ایک عجیب وغریب چیز، یہ قرآن ہی تو ہے کہ بڑے سے بڑے اور سخت دلوں کے بادشاہوں کو میرے دوستو نرم کرتا ہے۔

تاریخی واقعہ آپ نے سنا ہوگا کہ اورنگزیب عالمگیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زندگی کا ایک وقت ایسا آگیا کہ باپ سے ہی اُن کا مقابلہ ہو گیا۔ اُدھر شاہ جہاں اور اِدھر اورنگزیب، آپ جانتے ہیں کہ سلطنت کے لئے کبھی کبھی سب کچھ کرنا پڑتا ہے۔ مختصر یہ کہ اورنگزیب بادشاہ ہوگئے، اورنگزیب کو خیال ہوا کہ بادشاہ ہوگئے اور باپ شاہ جہاں کو کہا کہ آپ قلعے میں تشریف رکھئے اور خود بادشاہت کو اورنگزیب نے اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔ اورنگیز یب کو کچھ دنوں بعد خیال آیا، آپ جانتے ہیں کہ اورنگزیب بڑے پکے مسلمان تھے اور خیال آیا کہ تھوڑی ہی دیر میں سب کچھ ہو گیا، حویلی میں بھائیوں کا بھی معاملہ ختم ہو گیا لیکن شاہ جہاں تو ایک باپ ہیں اگر وہ ناراض ہو گئے تو میرا بڑا نقصان ہے اور اگر انہوں نے غلطی معاف نہیں کی تو دنیا تو دنیا آخرت بھی نہ بگڑ جائے، اورنگزیب کو بہت پریشانی ہوئی اُس نے کہا کہ اب باپ سے معافی کیسے مانگی جائے؟ سبحان اللہ میرے دوستو یہ لوگ بھی بڑے عجیب تھے کہ جہاں کوئی تدبیر کام نہیں کرتی تھی جہاں دماغ کام نہیں کرتا تھا، دولت کام نہیں کرتی تھی تو پھر وہاں یہ قرآن سے کام کرتے تھے۔ قرآنی نسخہ انہوں نے استعمال کیا۔ شاہ جہاں کی خدمت میں ایک ملازم تھا بڑا، خادم تھا اورنگزیب نے اُس سے رابطہ پیدا کیا اور اُس کو

کہا کہ دیکھو کوئی ایسی ترکیب کرو کہ میرا باپ مجھ سے راضی ہو جائے۔ تھوڑے دنوں کے بعد خدا کی قدرت کہ اورنگزیب کا بیٹا حافظِ قرآن ہو گیا۔ پورے محل میں جشن منایا گیا، پوری سلطنت کو سجایا گیا، چراغاں کیا گیا، فقراء اور غرباء زر اور جواہر دیئے گئے کیونکہ میرے دوستو بیٹا حافظِ قرآن ہو گیا۔ اب یہ مسلمانوں کی بد قسمتی ہے کہ اب کسی مسلمان کو مشورہ دیجئے تو پہلے یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ اگر یہ حافظِ قرآن ہو گیا تو کھائے گا کہاں سے؟ سبحان اللہ تو ماں باپ کا خیال ہو گیا اور حافظِ قرآن کا بھی یہی حال ہو گیا ہے کہ اگر ہم حافظ ہو گئے تو کھائیں گے کہاں سے؟ میرے دوستو اگر کسی کو دونوں جہاں کی دولت مل جائے اور وہ یہ سوچے کہ کھائے گا کہاں سے تو اِس سے زیادہ برا سوال کون سا ہو سکتا ہے؟ کھائے گا کہاں سے اور پیئے گا کہاں سے تو پہلے بھی لوگ دنیا میں بھوکے نہیں مرتے تھے۔ لوگ بد عمل ہیں عمل کرتے نہیں اور کہتے ہیں کہ کھائے گا کہاں سے اور پیئے گا کہاں سے۔

اورنگزیب عالمگیر کے محل میں جشن ہوا، شاہ جہاں کی خدمت میں شاہ جہاں کا خادم پہنچا اور اُس نے جا کر عرض کیا کہ اے بادشاہ مبارک ہو، مبارک ہو۔ شاہ جہاں نے کہا کہ کیا مبارک دے رہے ہو؟ کیا مبارک؟ میں تو یہاں قلعے میں بند ہوں مجھے کیا مبارک دیتے ہو؟ خادم نے عرض کیا کہ حضور شہنشاہِ عالم، عالم پناہ، قبلہ عالم مبارک ہو کہ آپ کا پوتا حافظ قرآن ہو گیا ہے۔ شاہ جہاں تو شاہ جہاں تھا نا، بڑا عجیب و غریب تھا، کہا کہ میرا پوتا حافظ قرآن ہو گیا ہے تو تم کیوں آئے ہو مبارکباد دینے؟ جاؤ اور اورنگزیب کو مبارک ہو کیونکہ میرا بیٹا حافظ نہیں ہوا اورنگزیب کا بیٹا حافظ ہوا جاؤ جا کر

اسے مبارک دو۔ خادم نے میرے دوستو تیر چلایا کہ شاہ جہاں کا دل کسی طرح نرم ہو جائے لیکن کامیاب نہیں ہوا۔ خادم نے عرض کیا کہ حضور یہ بتایئے کہ اگر آپ کا بیٹا حافظ ہوگیا تو آپ کیا دیں گے؟ شاہ جہاں نے کہا کہ اگر میرا بیٹا حافظ ہوگیا تو تم جو مانگو گے وہ تمہیں دوں گا۔ اب یہ سمجھتا تھا کہ اب اِس کے تو اس طرح ہیں نہیں ایک اورنگزیب ہے اور وہ تو اِس عمر میں کہاں سے حافظ ہوگا؟ اورنگزیب کو آہستہ آہستہ یہ خبر مل گئی کہ باپ نے یہ بات کہہ دی ہے، باپ کے منہ سے یہ بات نکل گئی تو میرے دوستو جب ہی یہ خبر اسے ملی تو اسی وقت سے اُس نے قرآن حفظ کرنا شروع کردیا۔ بتایئے کہ ایک بادشاہ جواب بوڑھا بھی ہو چکا ہے اُس کو سلطنت کا کام کرنا ہے بتایئے کہ اُس کو حفظ قرآن کا وقت کہاں سے ملتا ہوگا؟ بڑا تیز، اللہ نے اُس کو بڑا دماغ دیا تھا، ویسے بھی وہ عالم آدمی تھا۔ محنت جو اُس نے کی تو میرے دوستو خدا کی قدرت یہ ہے کہ تھوڑے ہی عرصے میں اورنگزیب قرآن کا حافظ ہوگیا۔ حضور ﷺ نے حدیث میں کہا ہے کہ جس کو قرآن مل گیا اُس کو دونوں جہاں کی دولت مل گئی۔ قرآن کو چھوڑ کر کسی اور چیز کو اُس نے تلاش کرنے کی کوشش کی تو میرے دوستو وہ بڑا بدنصیب ہے۔ تو جب اورنگزیب حافظ قرآن ہوگیا تو آپ جانتے ہیں میرے دوستو کہ وہ شہنشاہ تھا۔ بہت بڑا بادشاہ جس کی حکومت قابل سے لے کر کے بحیرۂ روم تک تھی۔ یہ چھوٹا موٹا بادشاہ نہیں تھا بلکہ بہت بڑا بادشاہ تھا۔ چوراسی سال کی عمر میں حیدرآباد دکن کو اُس نے فتح کیا ہے، ہاتھ میں جھنڈا لے کر کے اُس نے حیدرآباد دکن کو اُس نے فتح کیا، بڑی ہمت والا بادشاہ تھا جب یہ حافظ قرآن ہوگئے تو اورنگزیب نے اُس خادم سے کہا

کہ بھائی اب تو موقع ہے قصور معاف کراؤں اب تو میں حافظ ہو گیا۔ شاہ جہاں جس کے سامنے جہاں کانپتا تھا لیکن شاہ جہاں تخت طاغوت کے بنانے والا، ممتاز محل کا بہترین مفکر اور تاج محل آگرا جیسے تابانی شاہکار کو جنم دینے والا شاہ جہاں، بڑی شان کا مالک۔ خاص خادم اجازت لے کر پہنچا قلعے میں حضور مبارک ہو خوشخبری لایا ہوں۔ کیا اورنگزیب کے مرنے کی خوشخبری لائے ہو میرے پاس؟ کیا خوشخبری لائے ہو؟ کیونکہ اورنگزیب سے تعلقات اچھے نہیں تھے اور بہت ناراض تھے شاہ جہاں۔ کیا خوشی کی خبر لائے ہو؟ عرض کیا کہ عالم پناہ جاں بخشی کی جائے، اور یہ اورنگزیب کے مرنے کی خبر نہیں بلکہ یہ خوشی کی خبر لے کر آیا ہوں کہ آپ کا لڑکا حافظ قرآن ہو گیا۔ شاہجہاں چونکا کہ کون لڑکا؟ خادم نے کہا کہ حضور اورنگزیب حافظ قرآن ہو گیا۔

میرے دوستو! شاہ جہاں کی نگاہیں جھک گئیں، اتنا سخت ناراض اورنگزیب سے لیکن اب معاملہ قرآن کا آگیا، خادم نے کہا کہ حضور میری تمنا یہ ہے کہ اورنگزیب سے مسند و بادشاہت حاصل کرنے کے لئے جو غلطی ہو گئی ہے اور جو خطا ہو گئی ہے آپ اُسے معاف کر دیجئے۔ شاہ جہاں کو غصہ آگیا کہ دولت مانگو، شہرت مانگو، اور چیزیں مانگو لیکن میرے پرسنل معاملات ہیں تم میرے گھر کے معاملات میں دخل کرتے ہو؟ کچھ اور مانگو میں دوں گا لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

میرے دوستو! خادم خاموش ہو گیا اور پھر کرنے لگا کہ حضور آپ شاہ جہاں ہیں، شہنشاہ ہیں آپ کی زبان سے جو بات نکل چکی ہے کہ جو مانگو گے میں دوں گا تو حضور میری خواہش یہی ہے کہ آپ اورنگزیب کی خطا کو معاف کر دیجئے۔ حضور میری

بات کا خیال آپ کریں یا نہ کریں لیکن آپ اپنی زبان کا پاس رکھ لیں۔میرے دوستو وہ تو زمانہ بڑا اچھا تھا لیکن اب کون اپنی زبان کا پاس رکھتا ہے؟ وہ شاہ جہاں اور اتنا بڑا معاملہ، میرے دوستو شاہ جہاں کی گردن جھک گئی اور شاہ جہاں نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا کہ افسوس تم نے بہت بڑی چیز مجھ سے مانگ لی۔اچھا جاؤ کہ میرا بیٹا حافظ ہوا، میرا اورنگزیب حافظ ہوا تو جاؤ اور اِس قرآن کے صدقے اُس کے گناہ معاف کرواؤ۔ میرے دوستو! دنیا کی کوئی طاقت شاہ جہاں کو آمادہ نہ کرسکی لیکن قرآن نے وہ کام کر دکھایا کہ سبحان اللہ۔خادم ہوشیار تھا تو کہنے لگا حضور آپ نے زبان سے تو کہہ دیا لیکن حضور اِس بات کو ایک کاغذ پر لکھ دیجئے۔سبحان اللہ! شاہ جہاں نے لکھ دیا اور اُس کاغذ کو چومتا ہوا خادم بھاگ کر اورنگزیب کے پاس پہنچا۔اور اسی وقت اورنگزین اندر تھا اُس نے اجازت چاہی کہ میں اجازت چاہتا ہوں خاص مجلس میں، اورنگزیب نے کہا کہ بلایا جائے۔اور یہ بادشاہ ایسے نہیں تھے آج کل تو لوگ کرسی کو سلام کرتے ہیں بلکہ کرسی کو بھی گالیاں دیتے ہیں۔آج کل کون کس کی عزت کرتا ہے؟ لیکن وہ بادشاہ اُن کا حال یہ تھا کہ اُن کے کارپٹ پر کوئی پاؤں نہیں رکھ سکتا تھا۔اورنگزیب جس تخت پر بیٹھتا تھا جہاں تک اُس کی بیٹھک ہوتی کارپٹ بچھا ہوا، اُس کارپٹ پر کسی کی جراءت نہیں ہوتی تھی، کوئی گورنر ہو یا کوئی بڑے سے بڑا آدمی مجال نہیں کہ کوئی پاؤں اُس کے اوپر رکھ دے۔یہ اللہ کا سایہ بن کر دنیا میں آئے تھے۔وہ خادم آیا اور اُس نے عرض کی کہ حضور مبارک ہو۔کہو بھائی میرے والد ماجد نے کیا کیا؟ میرے گناہ معاف کردیئے، کہا کہ عالم پناہ مبارک ہو کہ آپ کے والد ماجد نے آپ کے حفظ قرآن کی

برکت سے آپ کی خطا معاف کردی۔اتنا مضبوط بادشاہ اورنگزیب جب اُس نے یہ سنا تو کانپنے لگا اورنگزیب، اُس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔کہاں ہے ثبوت، خادم نے کہا کہ حضور یہ کاغذ ہے اور اِس پر لکھا ہوا ہے۔اورنگزیب نے کاغذ لیا چوما اور آنکھوں سے لگایا اور کہا کہ میں وصیت کرتا ہوں کہ جب میں مرجاؤں اور کفنا دیا جائے اور جب میرا جنازہ اُٹھے تو یہ کاغذ میرے کفن میں رکھ دیا جائے۔جس وقت خادم چلا تو اورنگزیب اُٹھا اور اورنگزیب آگے بڑھ کر کے خادم جو شاہ جہاں کا بہت بڑا خادم تھا میرے دوستو اورنگزیب نے آگے بڑھ کر کے خادم کے ہاتھ کو نہیں بلکہ خادم کی جوتی کو اُٹھا کر کے چوم لیا۔اورنگزیب کے ہاتھوں میں خادم کی جوتی تھی۔خادم کانپنے لگا حضور یہ کیا؟ اورنگزیب نے کہا تم نے جو مجھ پر احسان کیا ہے تو قیامت تک میری گردن اُٹھ نہیں سکتی۔تم نے میرے والد ماجد کو میرا کر دیا ہے۔

میرے دوستو! یہ قرآن تھا کہ جس نے یہ کام کیا، میرے دوستو قرآن اورنگزیب کی خطا شاہ جہاں سے معاف کرواسکتا ہے تو ہم گناہگاروں کی خطا یہ قرآن خدا سے بھی معاف کرواسکتا ہے۔عرض یہ کرنا ہے کہ پرانے زمانے میں لوگوں کی یہ نیت ہوتی تھی کہ میرا بیٹا اگر حافظ ہوگا تو سات پشتوں کی بخشش ہوجائے گی تو وہ صحیح سمجھ تھی، صحیح عقیدہ تھا کہ وہ سمجھتے تھے کہ یہی میرا بیٹا میرے لئے دعائیں کرے گا۔میرے لئے قرآن پڑھے گا۔اب بھی آپ دیکھ لیجئے کہ کسی آدمی کے پانچ بیٹے ہوں اور ایک بیٹا بہت ایجوکیٹڈ ہو اور دوسرا بیٹا بھی بہت ایجوکیٹڈ ہو اور تیسرا بیٹا بہت بڑا بیرسٹر اور ڈاکٹر اور سب کچھ ہو لیکن پانچواں بیٹا صوفی آدمی ہو، نماز پڑھنے والا، قرآن عظیم کی

تلاوت کرنے والا تو آپ جانتے ہیں کہ جب اُس کے مرنے کا وقت آئے گا تو وہ چاروں بیٹوں کو نہیں بلکہ اسی پانچویں بیٹے کو بلایا جائے گا کہ بھائی تیرے باپ کا انتقال ہوگیا ہے آکر تو کچھ پڑھ لے۔ اندازہ کیجئے کہ یہ بیٹا جس کو بیکار سمجھا گیا تھا، جس کے پاس ڈگری نہیں ہے وہی بیٹا آکر باپ کے پاس سورہ یسین پڑھے گا۔ تلاوت کرے گا اور یہی بیٹا میرے جب قبر کے اندر دفنانے کی باری آئے گی تو وہ چاروں بیٹے الگ کھڑے ہوں گے اور یہی بیٹا قبر میں جائے گا، یہی بیٹا باپ کو دفن کرے گا، یہی بیٹا اذان دے گا، یہی بیٹا دعا کرے گا۔ بتاؤ اُس مرنے والے کے لئے وہ ڈگری کام آرہی ہے یا یہ سیدھا سادھا بیٹا کام آرہا ہے۔ کون کام آرہا ہے؟

میرے دوستو! قرآن کی جانب توجہ کرلو، قرآن شفیع ہے، قرآن شفاعت کرنے والا ہے۔ قبر میں یہ قرآن آئے گا، قیامت میں یہ قرآن آئے گا، دنیا سے جب جاؤ گے تو یہ قرآن آئے گا۔ سبحان اللہ قرآن ہی قرآن ہے۔ میرے دوستو قرآن سنبھال نہ رکھا کرو اسے پڑھا بھی کرو، اسے دیکھا بھی کرو، اُس کی تلاوت بھی کرو، اُس کو سینے بھی لگاؤ، اُس پر عمل بھی کرو۔ اسی قرآن نے ہمیں بتایا کہ نماز فرض ہے۔

میرے دوستو! رمضان کا مہینہ ختم ہو چکا ہے۔ چند دن ہیں وہ بھی خیریت سے گزر جائیں گے۔ اِس مبارک مہینے میں اپنے اعمال کو چیک کیجئے اور سب سے پہلے اپنی نماز کو دیکھئے۔ کیوں کہ میرے دوستو اگر نماز قبول نہیں تو کچھ بھی قبول نہیں، نماز روزہ قبول، نہ حج قبول، نہ زکوٰۃ قبول۔ سب سے پہلے اِس کو مکمل کرنا چاہئے اِس لئے نمازوں کی قضاء جن کی نماز رہ گئی ہے وہ حساب کیجئے کہ کتنی رہ گئی ہے۔ اگر رہ گئی ہے تو

نماز قضاء کیجئے۔

یہ مسئلہ پہلے بھی میں بتا چکا ہوں اور اب بھی بتا رہا ہوں کہ ایک دن کی قضاء بیس رکعت ہے۔ایک روز کی قضاء بیس رکعت۔

دو رکعت فرض فجر کی، چار رکعت فرض ظہر کی، چار رکعت عصر کی، تین رکعت فرض مغرب کی، چار رکعت فرض عشاء کی اور تین رکعت واجب وتر۔ یہ سب ملا کر اس کی بیش رکعتیں ہوتی ہیں۔جن لوگوں کو رمضان میں موقع ملا وہ بڑے خوش نصیب ہیں اور جن کو موقع نہیں ملا وہ پانچوں وقت کی نماز پڑھئے اور اِس کے ساتھ ساتھ یہ قضاء بھی شروع کر دیجئے۔میرے دوستو اِس سے یہ ہوگا کہ دنیا میں آپ ہلکے ہو جائیں گے ۔اور آپ دنیا سے جائیں گے تو آپ کے اوپر کوئی بوجھ نہیں ہوگا آپ ہلکے ہو کر کے دنیا سے تشریف لے جائیں گے۔میں پریکٹیکل طور پر اور آپ جانتے ہیں کہ آج لیلۃ القدر ہے۔سونے کا پروگرام تو ہوتا ہی رہتا ہے لوگ سوتے ہی رہتے ہیں، سال بھر سو کر ہی گزرتا ہے۔ بہر حال آج بھی آپ کو سونے کا موقع دیا جائے گا۔ہم چاہتے ہیں کہ کچھ ایسے کام اور کوئی ایسی نیکی ہم کریں جس سے مجھے بھی آپ کو، سب کو ثواب ملے اور نمازوں کا معاملہ چونکہ بہت اہم ہے اور پریکٹیکل طور پر نمازیں قضاء کی ابتداء خدا کرے کہ تمام مسلمان پڑھیں ۔آپ جانتے ہیں کہ بندہ تو گناہگار ہے ہم میں کوئی نہیں کہہ سکتا کہ جب سے ہم پیدا ہوئے کوئی بھی نماز قضا نہیں ہوئی ، اِس قسم کا دعویٰ کرنا میرے دوستو آسان نہیں ہے۔ بہر حال جو نماز بھی قضا ہوئی اُس کا حساب کیجئے اور اُس کو ادا کیجئے۔ اِس کے ساتھ ساتھ میرے دوستو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ

اِس سات سال کے عرصے میں ہزاروں نمازیں میں نے پڑھائی ہیں، ہزاروں فجر کی، ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء ہزاروں نمازیں۔اور آپ جانتے ہیں کہ نماز کا مسئلہ بڑا نازک ہے۔نماز جتنا پڑھنا آسان ہے اتنا نماز پڑھانا بہت ہی مشکل ہے۔اسی لئے بڑے بڑے بزرگان دین خود نماز نہیں پڑھاتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں اور نماز پڑھانے والا اور ہوتا ہے۔یار لوگ سمجھتے ہیں کہ نماز پڑھانا بہت آسان ہیں، آسان نہیں بہت مشکل کام ہے۔میں یہ جانتا ہوں کہ موریشس کے مسلمان سیدھے سادھے، بھولے بھالے، غریب لوگ مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں، بڑا اخلوص ہے اِن لوگوں میں۔ اِس سات سال کے عرصے میں بہت سے نمازیں میں نے پڑھائیں، میں عرض کرر ہا ہوں کہ نمازوں کا معاملہ بہت نازک ہوتا ہے۔کبھی آدمی جلدی میں وضو کرتا ہے اور ایک ذرا سا پانی یہاں نہیں پہنچا تو نماز تو ہوگئی اور پڑھانے والے نے نماز پڑھادی۔ لیکن اگر امام کی نہیں ہوئی تو مقتدی کسی کی بھی نہیں ہوئی، کیونکہ ذرا سا پانی یہاں پہنچا۔ ذرا سا پاؤں جلدی میں دھونے میں رہ گیا۔ذرا سا اِس قسم کا باریکی والا معاملہ میں آج کی اِس مبارک رات میں چاہتا ہوں کہ سب سے پہلے جتنے مسلمان آج یہاں موجود ہیں آپ لوگ بیس رکعت نماز پڑھیں، لیلۃ القدر ہے الحمدللہ نماز تو پڑھنی ہے، بیس رکعت میں بھی پڑھوں گا اور بیس رکعت میں زیادہ سے زیادہ تقریباً یہی کوئی پندرہ منٹ لگیں گے۔دو رکعت فرض فجر، چار رکعت ظہر کی، چار رکعت عصر کی، تین مغرب کی، چار عشاء کی کس نیت سے پڑھیں گے کہ جو نمازیں آپ نے میرے پیچھے پڑھیں اور وہ نہیں ہوئیں ہم اُس کو ادا کرتے ہیں۔میں یہ اِس لئے عرض کرر ہا ہوں کہ جو آپ

نے میرے پیچھے نماز پڑھی ہے صبح سے لے کر کے عشاء تک کی اُس نماز کی قضا کر لیجئے
میں یہ اِس لئے عرض کر رہا ہوں کہ اگر آپ میرے پیچھے پڑھ لیں گے تو میں ہلکا
ہو جاؤں گا۔ کیونکہ اگر خدانخواستہ کوئی ایسی نماز ہوگی جو نہ ہوئی ہوگی تو ادا ہو جائے گی۔
اور اگر ہوگئی ہوگی تو اللہ تعالیٰ آپ کو نفل کا ثواب عطا فرمائے گا اور آپ کے ثواب میں
اضافہ ہو جائے گا۔تو آیئے اور کھڑے ہو جایئے اور پریکٹیکل طور پر بیس رکعت نماز
پڑھیئے۔اللہ تعالیٰ آپ سب کا اور ہمارا حامی و ناصر ہو۔امین

چمن سے دور ہوں خوشتر قرار آئے تو کیا آئے

چمن سے دور ہوں خوشتر قرار آئے تو کیا آئے
مدینے سے جدا ہوں کیا بہاروں میں مزہ آئے

نہ اِن سا رہنما آئے نہ اِن سا پیشوا آئے
جو اپنی ابتداء کی خود ہی بن کر انتہا آئے

چھٹے بادل وہ پھیلا نور وہ عالم ہوا روشن
چمک کے ذرے ذرے نے کہا شمس الضحیٰ آئے

پکارا جب کبھی گھبرا کے آقا کو مصیبت میں
مری امداد کو بروقت وہ خیر الوریٰ آئے

مدینہ سامنے ہے یہ تو معراجِ مقدر ہے
اب اس کے بعد کیا خوشترؔ خیال ماسواء آئے